40150 ـ نماز فجر كے علاوہ باقى سب نماز مسجد ميں ادا كرنے والے كا حكم كيا ہے ؟

سوال

ميں الحمد لہ سب فرض مسجد ميں ادا كرتا ہوں، ليكن فجر كى نماز گھر ميں، كيا ايسا كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لہ.

ميرے عزيز بھائى آپ علم ميں ركھيں كہ اللہ تعالى كى عظيم نعمتوں ميں سے يہ بھى ايك نعمت ہے كہ آپ كو مسجد ميں نماز باجماعت كى توفيق سے نوازا، اور يہ عظيم شعار پورا كرنے كے ليے اپنے گھر ميں اللہ تعالى كے سامنے كھڑا ہونے كى توفيق دى، اور آپ كے ذمہ جو فرض ہے اس كى ادائيگى كا شرف بخشا، اللہ تعالى كے ہاں اس كے فرائض كى ادائيگى سے زيادہ محبوب كوئى چيز نہيں، نماز باجماعت مسجد ميں ادا كرنے كے دلائل سوال نمبر (8918) كے جواب ميں بيان ہو چكے ہيں، آپ اس كا مطالعہ كريں.

آپ نے جو بيان كيا ہے كہ آپ فجر كى نماز گھر ميں ادا كرتے ہيں، يہ غلطى ہے اس پر آپ اللہ تعالى كے ہاں توبہ كريں، يہ ايسى مصيبت ہے جس سے اللہ تعالى آپ كو اور ہميں عافيت سے نوازے؛ يہ اس ليے كہ نماز باجماعت كے واجب ہونے كے دلائل كسى ايك نماز كے ساتھ خاص نہيں، بلكہ سب نمازوں كے ليے عام ہيں، اور ان ميں سب سے پہلى نماز فجر ہے، جس كے بارہ ميں آپ نے سوال كيا ہے.

اللہ كے بندے نماز فجر جماعت كے ساتھ ادا نہ كر كے، اور روز قيامت مكمل نور كے حصول سے محروم ہونے ميں آپ كا دل كيسے خوش ہوتا ہے.

ابو داود، ترمذى، ابن ماجہ رحمہم اللہ نے بريدہ رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اندھيرے ميں چل كر مساجد كى طرف آنے والوں كو روز قيامت مكمل اور تام نور كى خوشخبرى دے دو "

سنن ابو داود حديث نمبر (561) سنن ترمذى حديث نمبر (223) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (781) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الترغيب ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اللہ کے بندے آپ کا دل نماز فجر باجماعت ترک کر کے، اور فرشتوں کے جمع ہونے کی محرومیت اور ان کی رب العالمین کو آپ کے متعلق گواہی کی محرومیت سے آپ کیسے راضی ہو گئے.

امام بخاری اور مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں، اور وہ نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں، پھر تمہارے ساتھ رات بسر کرنے والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں، تو اللہ عزوجل ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالی ان سے زیادہ علم رکھتا ہے، کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز ادا کر رہے تھے، اور جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (555) صحیح مسلم حدیث نمبر (632).

اللہ کے بندے آپ کا دل نماز فجر باجماعت ترک کرنے اور نصف رات کے قیام سے محروم ہونے پر کیسے راضی ہو جاتا ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عثمان رضی ا للہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئےسنا:

" جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی گویا کہ اس نے نصف رات کا قیام کیا، اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی گویا کہ اس نے ساری رات نماز ادا کی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (656).

اورابو داود اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ:

" جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی وہ نصف رات کے قیام کی طرح ہے، اورجس نے عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کی وہ ساری رات قیام کی طرح ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (555) سنن ترمذی حدیث نمبر (221).

اللہ کے بندے آپ کا دل نماز فجر باجماعت ترک کرنے اور اللہ تعالی کے ذمہ و حفاظت اور اس کے پڑوس کی محرومیت پر کیسے خوش ہو گیا؟

ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی وہ اللہ تعالی کے ذمہ اور حفاظت میں ہے، اور جس نے اللہ تعالی کا ذمہ توڑا اللہ تعالی اسے اوندھا کر کے جہنم میں پھنکے گا "

الھیثمی رحمہ اللہ " المجمع الزوائد " میں کہتے ہیں: اسے طبرانی الکبیر میں حدیث کے دوران بیان کیا گیا ہے، اور یہ لفظ اسی کے ہیں، اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اصل حدیث صحیح مسلم باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ میں ہے. دیکھیں حدیث نمبر (657).

قولہ: " فمن اخفر اللہ : یعنی جس نے اللہ تعالی کا عہد توڑا اور اسے پورا نہ کیا، وہ اس طرح کہ جس نے نماز فجر باجماعت ادا کی اسے اذیت سے دوچار کیا.

اللہ کے بندے آپ کا دل نماز فجر باجماعت ادا نہ کرنے پر کیسے راضی ہو گیا ؟ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ نماز فجر سے پیچھے رہنا اور سستی و کوتاہی کرنا منافقوں کی علامت اور عادت ہے.

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" منافقین کے لیے سب سے بھاری عشاء اور فجر کی نماز ہے، اگر انہیں علم ہو کہ اس میں کیا (اجروثواب) ہے تو وہ اس کے لیے ضرور آئیں چاہے گھسٹ کر آئیں، اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ نماز کی اقامت کا حکم دوں پھر ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، اور پھر اپنے ساتھ کچھ آدمی لیکر جاؤں جن کے ساتھ لکڑیوں کا ایندھن ہو اور جو لوگ نماز کے لیے نہیں آئے انہیں گھروں سمیت جلا کر راکھ کر دوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (657) صحیح مسلم حدیث نمبر (651).

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

(جب ہم فجر اور عشاء کی نماز میں کسی شخص کو مفقود پاتے تو ہم اس کے متعلق غلط گمان کرتے "

مستدرک الحاکم حدیث نمبر (764) وغیرہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے شیخین کی شرط پر کہا ہے، اور امام ذہبی اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے.

نماز باجماعت کی حرص رکھنے والا مسلمان شخص، جیسا کہ آپ نے اپنی حالت بیان کی ہے، کو ان شاء اللہ یہ اچھا

ہی نہیں لگتا اور اس کا دل راضی ہی نہیں ہوتا کہ وہ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام سن کر نماز فجر میں جماعت سے پیچھے رہے.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اپنی پسند اور رضامندی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .